خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶

سب دوزخ کی آگ میں (جائیں گے) جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔[1] (۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔[2] (۷)

جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸

ان کا بدلہ انکے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا[3] اور یہ اس سے راضی ہوئے۔[4] یہ ہے اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔[5] (۸)

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

سورۂ زلزال مدنی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

---

(۱) یہ اللہ کے رسولوں اور اس کی کتابوں کا انکار کرنے والوں کا انجام ہے۔ نیز انہیں تمام مخلوقات میں بدترین قرار دیا گیا۔

(۲) یعنی جو دل کے ساتھ ایمان لائے اور جنہوں نے اعضا کے ساتھ عمل کیے' وہ تمام مخلوقات سے بہتر اور افضل ہیں۔ جو اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مومن بندے ملائکہ سے شرف و فضل میں بہترین ہیں۔ ان کی ایک دلیل یہ آیت بھی ہے۔ البَرِيَّةُ ' بَرَأَ (خلق) سے ہے۔ اسی سے اللہ کی صفت البارئ ہے۔ اس لیے بَرِيَّةٌ ' اصل میں بَرِيْئَةٌ ہے' ہمزہ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیا گیا۔

(۳) ان کے ایمان و طاعت اور اعمال صالحہ کے سبب۔ اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔ ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (التوبۃ' ۷۲)

(۴) اس لیے کہ اللہ نے انہیں ایسی نعمتوں سے نواز دیا' جن میں ان کی روح اور بدن دونوں کی سعادتیں ہیں۔

(۵) یعنی یہ جزا اور رضامندی ان لوگوں کے لیے ہے جو دنیا میں اللہ سے ڈرتے رہے اور اس ڈر کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کے ارتکاب سے بچتے رہے۔ اگر کسی وقت بہ تقاضائے بشریت نافرمانی ہو گئی تو فوراً توبہ کر لی اور آئندہ کے لیے اپنی اصلاح کر لی' حتیٰ کہ ان کی موت اسی اطاعت پر ہوئی نہ کہ معصیت پر۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ سے ڈرنے والا' معصیت پر اصرار اور دوام نہیں کر سکتا اور جو ایسا کرتا ہے' حقیقت میں اس کا دل اللہ کے خوف سے خالی ہے۔

☆۔ اس کے مدنی اور مکی ہونے میں اختلاف ہے' اس کی فضیلت میں متعدد روایات منقول ہیں لیکن ان میں سے کوئی روایت صحیح نہیں ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ①
جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔[1] (۱)

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ②
اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔[2] (۲)

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ③
انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟[3] (۳)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ④
اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔[4] (۴)

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ⑤
اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔[5] (۵)

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ⑥
اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے[6] تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔[7] (۶)

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑦
پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ

---

(۱) اس کا مطلب ہے سخت بھونچال سے ساری زمین لرز اٹھے گی اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی' یہ اس وقت ہو گا' جب پہلا نفخہ پھونکا جائے گا۔

(۲) یعنی زمین میں جتنے انسان دفن ہیں' وہ زمین کا بوجھ ہیں' جنہیں زمین قیامت والے دن باہر نکال پھینکے گی۔یعنی اللہ کے حکم سے سب زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔یہ دوسرے نفخے میں ہو گا' اسی طرح زمین کے خزانے بھی باہر نکل آئیں گے۔

(۳) یعنی دہشت زدہ ہو کر کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے' یہ کیوں اس طرح ہل رہی ہے اور اپنے خزانے اگل رہی ہے۔

(۴) یہ جواب شرط ہے۔حدیث میں ہے' نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور پوچھا' جانتے ہو' زمین کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا' اس کی خبریں یہ ہیں کہ جس بندے یا بندی نے زمین کی پشت پر جو کچھ کیا ہو گا' اس کی گواہی دے گی۔کہے گی فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں عمل' فلاں فلاں دن میں کیا تھا''۔(ترمذی' أبواب صفة القيامة وتفسير سورة إذا زلزلت۔مسند أحمد' ۲/ ۳۷۴)

(۵) یعنی زمین کو یہ قوت گویائی اللہ عطا فرمائے گا' اس لیے اس میں تعجب والی بات نہیں ہے' جس طرح انسانی اعضا میں اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا فرما دے گا' زمین کو بھی اللہ تعالیٰ متکلم بنا دے گا اور وہ اللہ کے حکم سے بولے گی۔

(۶) يَصْدُرُ، يَرْجِعُ (لوٹیں گے) یہ ورود کی ضد ہے۔یعنی قبروں سے نکل کر موقف حساب کی طرف' یا حساب کے بعد جنت اور دوزخ کی طرف لوٹیں گے۔ أَشْتَاتًا' متفرق' یعنی ٹولیاں ٹولیاں۔بعض بے خوف ہوں گے' بعض خوف زدہ' بعض کے رنگ سفید ہوں گے جیسے جنتیوں کے ہوں گے اور بعض کے رنگ سیاہ' جو ان کے جہنمی ہونے کی علامت ہو گی۔بعض کا رخ دائیں جانب ہو گا تو بعض کا بائیں جانب۔یا یہ مختلف گروہ ادیان و مذاہب اور اعمال و افعال کی بنیاد پر ہوں گے۔

(۷) یہ متعلق ہے يَصْدُرُ کے یا اس کا تعلق أَوْحَىٰ لَهَا سے ہے۔یعنی زمین اپنی خبریں اس لیے بیان کرے گی تاکہ انسانوں کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

لے گا۔[1] (۷)
اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔[2] (۸)

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

سورۂ عادیات مکی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱
ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم![3] (۱)

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲
پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی قسم![4] (۲)

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳
پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی قسم[5] (۳)

---

(۱) پس وہ اس سے خوش ہو گا۔

(۲) وہ اس پر سخت پشیمان اور مضطرب ہو گا۔ ذَرَّةٍ بعض کے نزدیک چیونٹی سے بھی چھوٹی چیز ہے۔ بعض اہل لغت کہتے ہیں' انسان زمین پر ہاتھ مارتا ہے' اس سے اس کے ہاتھ پر جو مٹی لگ جاتی ہے' وہ ذرہ ہے۔ بعض کے نزدیک سوراخ سے آنے والی سورج کی شعاعوں میں گردو غبار کے جو ذرات سے نظر آتے ہیں' وہ ذرہ ہے۔ لیکن امام شوکانی نے پہلے معنی کو اولیٰ کہا ہے۔ امام مقاتل کہتے ہیں کہ یہ سورت ان دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جن میں سے ایک شخص' سائل کو تھوڑا سا صدقہ دینے میں تامل کرتا اور دوسرا شخص چھوٹا گناہ کرنے میں کوئی خوف محسوس نہ کرتا تھا۔ (فتح القدیر)

(۳) عَادِيَاتٌ ' عَادِيَةٌ کی جمع ہے۔ یہ عَدْوٌ سے ہے جیسے غَزْوٌ ہے۔ غَازِيَاتٌ کی طرح اس کے واؤ کو بھی یا سے بدل دیا گیا ہے۔ تیز رو گھوڑے۔ ضَبْحٌ کے معنی بعض کے نزدیک ہانپنا اور بعض کے نزدیک ہنہنانا ہے۔ مراد وہ گھوڑے ہیں جو ہانپتے یا ہنہناتے ہوئے جہاد میں تیزی سے دشمن کی طرف دوڑتے ہیں۔

(۴) مُوْرِيَاتٌ، إِيْرَاءٌ سے ہے۔ آگ نکالنے والے۔ قَدْحٌ کے معنی ہیں۔ صَكٌّ چلنے میں گھٹنوں یا ایڑیوں کا ٹکرانا' یا ٹاپ مارنا۔ اسی سے قَدْحٌ بِالزِّنَادِ ہے۔ چقماق سے آگ نکالنا۔ یعنی ان گھوڑوں کی قسم جن کی ٹاپوں کی رگڑ سے پتھروں سے آگ نکلتی ہے' جیسے چقماق سے نکلتی ہے۔

(۵) مُغِيْرَاتٌ، أَغَارَ يُغِيْرُ سے ہے' شب خون مارنے یا دھاوا بولنے والے۔ صُبْحًا صبح کے وقت' عرب میں عام طور پر حملہ اسی وقت کیا جاتا تھا' شب خون تو وہ مارتے ہیں جو فوجی گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں' لیکن اس کی نسبت گھوڑوں کی